روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | جمعرات ۱۱۔رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۲۸۔امان ۱۳۷۰ہش، ۲۸۔مارچ ۱۹۹۱ء | نمبر ۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازماً خدا کی تقدیر تکبّر کا سر توڑے گی

"مَیں نہیں جانتا کہ آئندہ کیا ہو گا۔ مَیں نہیں جانتا کہ خدا کی تقدیر کب ان کا تکبّر کا سر توڑنے کا فیصلہ کرے گی۔ لیکن یہ مَیں جانتا ہوں کہ لازماً خدا کی تقدیر اس تکبّر کا سر توڑے گی۔"
(خلیج کی جنگ کے ضمن میں سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد)۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات یہی ہے کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے، جس کی شان نعم المولیٰ و نعم النصیر و نعم الوکیل ہے۔ دنیا اور دنیا کی مددیں اُن لوگوں کے سامنے کالمیّت ہوتی ہیں اور وہ مُردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں، لیکن دنیا کو دعا کا ایک موٹا طریق بتلانے کیلئے وہ یہ راہ بھی اختیار کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اپنے کاروبار کا متولّی خدا تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں اور یہ بات بالکل سچ ہے (وہ نیکوکاروں کا متولّی ہوتا ہے) (اعراف: ۱۹۷) اللہ تعالیٰ ان کو مامور کر دیتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار کو دُوسروں کے ذریعہ سے ظاہر کریں۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مقامات پر مدد کا وعظ کرتے تھے۔ اس لئے کہ وقت نصرتِ الٰہی کا تھا اُس کو تلاش کرتے تھے کہ وہ کس کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی غور طلب بات ہے۔ دراصل مامور من اللہ لوگوں سے مدد نہیں مانگتا۔ بلکہ (اللہ کے راستے میں میرا مددگار کون ہے؟) (الصّف: ۱۵) کہہ کر وہ اُس نصرت کا استقبال کرنا چاہتا ہے اور ایک فرطِ شوق سے بیقرار دل کی طرح اس کی تلاش میں رہتا ہے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۷-۱۰۸)

اتنی دُعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ سے راضی ہو

"دعا کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے یہ کہو کہ اے خدا اگر تُو چاہے تو دے دے۔ یہ بندے کا کام نہیں۔ بندے کا کام ہے مانگنا۔ اس سے کوئی زبردستی تو نہیں لینا۔ اللہ جل شانہ تو بادشاہ ہے اس کی مرضی ہو گی تو دے گا، مرضی نہیں ہو گی تو نہیں دے گا۔ لیکن شرطیں لگانا شوخی ہے اور بہت بری حرکت ہے۔ مانگو۔ ہر چیز اسی سے مانگو۔ بڑی بھی مانگو اور جوتی کا تسمہ بھی مانگو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا کہ جوتی کا تسمہ بھی اس سے مانگو تو یہی کہا نا کہ ہر چیز اسی سے مانگو اور اس کے بغیر نیکی کا پہلو اور جنت کے حصول کا پہلو اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پالینے کا پہلو پیدا نہیں ہوتا۔

پس اس نکتہ کو سمجھتے ہوئے دعائیں کرو۔ آپ کا پیسہ خرچ نہیں ہوتا۔ کوئی بار آپ پر نہیں پڑتا۔ دنیا کے جو کام آپ کر رہے ہیں کرتے رہیں لیکن کام کرتے ہوئے بھی آپ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔ بڑی برکتیں آپ پر، آپ کے گھروں پر، آپ کے خاندانوں پر، آپ کے بچوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوں گی۔ اگر آپ اپنی یہ عادت بنالیں۔ یہاں پر بھی اور بہت سی جگہوں پر بھول کر بتایا گیا ہے کہ دعا کے بغیر ایک عارف کو زندگی میں کوئی مزہ نہیں مل سکتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو پہچانتا ہے اس کی تو لذت اسی میں ہے کہ وہ ہر چیز خدا سے مانگے، کھائے تو میری خدا سے مانگے۔ یہ نہیں کہ مَیں نے دو روٹیاں یا دس روٹیاں پیٹ میں ڈال لی ہیں اس لئے میری بھوک مر جائے گی۔ دس روٹیاں کھا کر وہ خود بھی مر سکتا ہے صرف بھوک تو نہیں مرا کرتی۔ ایسے بھی بہت سے واقعات ہماری نظروں کے سامنے ہیں۔

پس ہر کام جو آپ کرتے ہیں اس میں دعا مانگیں مثلاً وکیل ہے وہ وکالت کے کاموں میں دعا مانگے کہ اے خدا وکالت کے ساتھ بہت سی خرابیاں لگی

باقی صفحہ ۸ پر

محترم ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب کیلئے تازہ اعزاز

ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب جو نظریاتی طبعیات کے بین الاقوامی مرکز ٹریسٹے کے ڈائریکٹر اور تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنس کے صدر ہیں کو سپین کے بادشاہ جان کیرلوس کی طرف سے کیٹالونیا پرائز (CATALONIA PRIZE) دیا گیا ہے۔

درخواست دُعا

جماعت احمدیہ کے بزرگ شاعر مکرم عبدالمنان صاحب ناہیدؔ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹروں نے اب جواب دے دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان مبارک ایّام میں خاص طور پہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوفہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

تقریب شادی

محترمہ امۃ الرفیق لبنیٰ صاحبہ پرنسپل جونیئر سیکشن نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ (بنت مکرم محمد رفیع مرزا صاحب) کی شادی مکرم سہیل احمد صاحب قمر ایم ایس سی ابن مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب کارکن جوبلی فنڈ کے ہمراہ ۲۲۔ فروری ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔ ان کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے ۱۸۔فروری کو بیت المبارک میں فرمایا تھا۔ مورخہ ۲۳۔فروری کو مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب نے اپنے مکان محلہ دارالعلوم وسطی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس کے اختتام پر مکرم سیّد مسعود احمد صاحب وکیل جوبلی فنڈ نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸۔ امان ۱۳۷۰ہش ۲۸۔ مارچ ۱۹۹۱ء

گُناہوں کی معافی

یہ کہنا تو بہت آسان ہے کہ مَیں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ آخر ذرا سی زبان ہی کو ہلانا ہے اور یہ فقرہ کہہ دینا ہے۔ لیکن اگر اس فقرہ کے دہرا دینے کے بعد یہ سمجھ لیا جائے کہ گناہ معاف ہوگئے تو یہ بات یقیناً درست نہ ہوگی۔ معافی مانگنا تو زینہ کا پہلا قدم ہے۔ اس سے اگلا قدم مشکل بھی ہے اور ہے بھی لازمی اور وہ یہ ہے کہ مَیں ایسا پھر کبھی نہیں کروں گا۔ اس پختہ عہد کا اظہار کہ گناہ بُرائی ہے اور مَیں اسے دوبارہ کرنے سے گریز کروں گا۔ یہ ہے دراصل توبہ۔ اور یہ توبہ سچی ہو اور خلوصِ دل سے ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گناہوں کی معافی یقینی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو انسان سے بھی زیادہ بیقرار ہے کہ گناہوں کو معاف کرے۔ پس خلوصِ دل کے ساتھ یہ عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ دوبارہ گناہ نہیں کروں گا۔

حضرت امام جماعت (الثالث) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے) نے ایک دفعہ ایک شخص کو سرزنش کی اور کچھ سزا بھی دی تو اس شخص نے بار بار معافی مانگنا شروع کر دی۔ لیکن حضور اسے معاف نہیں فرما رہے تھے۔ ایک روز خاکسار سے فرمانے لگے (اس شخص کی معافی کی درخواستوں کی فائل خاکسار ہی کے پاس تھی) کہ جانتے ہو مَیں اسے معاف کیوں نہیں کرتا۔ وجہ یہ ہے کہ یہ شخص یہ تو کہتا ہے کہ مَیں اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوں لیکن اتوب الیہ نہیں کہتا۔ یعنی جو مَیں کہتا ہوں نہ کرو۔ اس سے باز نہیں آتا یا جو مَیں کہتا ہوں کرو وہ نہیں کرتا۔ جب تک اس میں اتوب الیہ کی رُوح پیدا نہیں ہو جاتی اسے معافی نہیں مل سکتی۔

حضور کے اس ارشاد سے اس نکتہ کی سمجھ آئی کہ معافی کے دراصل دو درجے ہیں۔ ایک صرف منہ سے اقرار کہ مَیں گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور دوسرے یہ اقرار کہ مَیں وہ کچھ نہیں کروں گا جو مجھے نہیں کرنا چاہیئے یا مَیں وہ کچھ ضرور کروں گا جو مجھے کرنا چاہیئے۔ توبہ کی قبولیّت کی تو ہم میں سے ہر شخص کو خواہش ہے لیکن اگر ہم صرف منہ سے یہ کہہ کر کہ ہم "معافی مانگتے" ہیں اور کوئی قدم نہ اٹھائیں تو نہ یہ معافی مانگنا ہے اور نہ اس سے معافی مل سکتی ہے۔ دوسرا حصّہ بہت اہم ہے اور وہ ہے دل کا ارادہ کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا اور کہ مَیں اس کی طرف (خدا تعالیٰ کی طرف) لوٹتا ہوں۔ اس کے احکام پر عمل کروں گا۔

لگتا تو ہے کہ وقت گذرتا ہے، ہم نہیں
لیکن یہ بات ایک فسانہ سے کم نہیں
شام و سحر ازل سے وہی تھے جو آج ہیں
لیکن جو کل تھے 'حیف ہے' وہ آج ہم نہیں

ابوالاقبال

ہم نے اپنے دل کے خوں سے دیپ جلایا ساری رات
تارے گِن گِن رات کٹی، پَر وہ نہ آیا ساری رات

ہجر کا لمحہ لمحہ ہم پر صدیاں بن کر گذرا ہے
تڑپ تڑپ کر دن کاٹا۔ اور چین نہ پایا ساری رات

یادوں کی گھنگھور گھٹائیں اُمڈ اُمڈ کر برسی ہیں
پیاسی رُوح تو پیاسی ہے گو مینہ برسایا ساری رات

صُبحدم آنے کا کہہ کر وہ نہ لَوٹے شام تلک
اُن کے آنے کی آشا سے دل بہلایا ساری رات

پی درشن کی پیاسی اکھین ایک امڈتا ساگر ہیں
اِک اِک بُوند کو ترسے ہیں گو نیر بہایا ساری رات

خُون کی اِک اِک بوند میں پنہاں درد کی ایک کہانی ہے
لیکن کچھ نہ کہہ پائے ہم دل پگھلایا ساری رات

ساقی نے عرفان کی مَے کے خُم کے خُم لنڈھائے ہیں
ہم قسمت ماروں کے ہاتھوں جام نہ آیا ساری رات

رُت کے آنے جانے سے کب جیون بدلا کرتے ہیں
آنگن میں تو پھُول کھلے پَر دل مرجھایا ساری رات

اُن کی محفل میں جانے کو دل دیوانہ مچلے ہے
دل کے اس دیوانے پن نے بہت رُلایا ساری رات

اُن کی میٹھی باتوں اور نغموں کا کیا کہنا ناہید
مَیں نے اپنے کانوں میں یہ رَس ٹپکایا ساری رات

این۔ ناہید ساہی

ماہِ رمضان کی برکات حاصل کرنے کا اہتمام فرمائیے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ صدقہ وخیرات اور ماہ رمضان کا گہرا تعلق ہے۔ آپ بھی تحریک جدید کا چندہ کلی اس مبارک مہینہ میں ادا فرما کر دوہرا ثواب حاصل کیجئے۔ امسال بھی سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ۲۹۔ رمضان المبارک کو دعائیہ فہرست پیش کی جائے گی۔ آپ بھی اپنے محبوب امام ایدہُ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے مستفیض ہونے کی سعی بلیغ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

پیدائش کی اصل غرض جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا پیارا بن جائے۔ جب وہ یہ مقام حاصل کر لیتا ہے۔ تو دنیا بے شک مٹ جائے خدا تعالیٰ کے رجسٹر سے اس کا نام کبھی نہیں مٹ سکتا۔ وہ گدڑی میں پڑا ہوا بھی خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ اور اتنا بڑا بن سکتا ہے کہ دنیا کی بڑائیاں اس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہو جائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اسی بنیادی نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور انہیں نصیحت کی ہے کہ تم اپنی پیدائش کے مقصد پر غور کرو اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہدایت کا جو سامان کیا ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ ورنہ تمہاری زندگی بے کار چلی جائے گی۔ اور تم اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنے والے قرار پاؤ گے۔ پھر فرماتے ہیں رب العالمین خدا ہی ہے جو مجھے کھانا کھلاتا اور پانی پلاتا ہے ورنہ نہ گندم میری پیدا کی ہوئی ہے نہ پانی میرا بنایا ہوا ہے۔ نہ نمک میرا بنایا ہوا ہے۔ نہ مرچ میری پیدا کی ہوئی ہے۔ نہ گوشت میرا پیدا کیا ہوا ہے نہ ترکاریاں میں نے پیدا کی ہیں۔ یہ سب چیزیں میرے باپ دادا کی پیدائش سے بھی پہلے کی ہیں بڑے سے بڑے خاندان کا ذکر بھی ۱۰ پشتوں سے آگے نہیں جاتا لیکن گندم، پانی، ترکاری، گوشت، نمک، مرچ اور مونگ وغیرہ ہزاروں پشتوں سے بھی پہلے کی ہیں۔ پھر یہ انسان کی کس طرح ہو گئیں۔ ہم اگر کھاتے ہیں تو اس لئے کہ خدا نے ہمیں ان چیزوں کے کھانے کی اجازت دی ہے ورنہ ہم میں طاقت نہیں تھی کہ یہ چیزیں خود مہیا کر سکتے۔ اسی طرح جب ہم پانی پیتے ہیں اور اس بات پر غور کرتے ہیں کہ یہ پانی ہمیں کس طرح ملا۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی خدا تعالیٰ نے ہی زمین کی تہوں میں رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بار بار فرماتا ہے کہ اگر ہم اس زمین کو کھینچ لیں تو تم پانی کہاں سے لاؤ۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ ہم میں کوئی طاقت نہیں کہ ہم پانی مہیا کر سکیں یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے یہ تمام ضروری اشیاء ہمیں مہیا کر دی ہیں۔ اگر تھوڑی دیر ہی ہمیں پانی نہ ملے تو ہمیں سخت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے وہاں لوگ ایسی ایسی چیزیں پیتے ہیں جن کو ہمارے علاقے میں پانی نہیں کہہ سکتے۔ مثلاً سندھ اور بلوچستان کے بعض علاقے ایسے ہیں جہاں لوگ کیچڑ پیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک والے ایسا نہیں کر سکتے یہ الگ بات ہے کہ انہیں کوئی مشکل پیش آ جائے۔ تو وہ بھی اس قسم کا پانی پی لیں ورنہ عام حالات میں ہمارے ہاں اسے پانی نہیں سمجھا جاتا۔ غرض کھانے اور پینے کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مہیا نہ کی ہو۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا وجود مخفی ہے اور وہ پس پردہ احسان کرتا ہے اس لئے باوجود اس کے کہ اس کے احسانات بہت زیادہ ہیں لوگ انہیں محسوس نہیں کرتے۔ ماں اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہے۔ اور بچہ اپنی عقل کے مطابق سمجھتا ہے کہ ماں اس پر احسان کرتی ہے۔ اور اپنا خون اسے چوساتی ہے۔ حالانکہ یہ قربانی کا جذبہ ماں نے خود پیدا نہیں کیا۔ یہ جذبہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے اس کے اندر رکھا گیا تھا۔ چنانچہ دیکھ لو چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گڑیاں بناتی ہیں اور ان سے کھیلتی ہیں یہ وہی بچہ پالنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ جو ان کے اندر پایا جاتا ہے۔ ان کے اندر یہ حس خدا تعالیٰ نے ہی پیدا کی ہے۔ خواہ وہ عقل کے ماتحت ایسا کرتی ہیں۔ یا بے عقلی کے ماتحت ایسا کرتی ہیں۔ بہر حال عورت کے اندر خدا تعالیٰ نے اولاد سے محبت کرنے کا مادہ رکھا ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے جو ماں نے خود اپنے اندر پیدا نہیں کی بلکہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے اس کے اندر رکھ دی گئی تھی۔ اور جب یہ مادہ ماں کی پیدائش سے پہلے کا اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ تو پھر یہ اس کا پیدا کیا ہوا نہ ہوا اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ مادہ ماں کا پیدا کیا ہوا نہیں تو آخر یہ مادہ ماں کے اندر کس نے پیدا کیا ہے۔ بہر حال وہ کوئی اور ہستی ہے اور ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ہستی جس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا ہے اسی نے یہ مادہ ماں کے اندر رکھا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بچہ ماں سے محبت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت نہیں کرتا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ اسے نظر نہیں آتا۔ جب اس کی ماں اپنی ماں کے پیٹ میں تھی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے دل میں اولاد کی خواہش اور محبت پیدا کر رہے تھے۔ تو اس نے اس نظارہ کو دیکھا نہیں تھا۔ اس نے صرف اتنا ہی دیکھا کہ ماں اسے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلا رہی ہے۔ خواہ وہ فاقہ ہی کر رہی ہو۔ اور بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو رہی ہو وہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہو اس کا گوشت گھل گیا ہو۔ اور ہڈیاں نکل آئی ہوں۔ لیکن ادھر بچہ رویا ادھر ماں نے اپنے سوکھے ہوئے پستان اس کے منہ میں دے دیئے خواہ پستانوں میں دودھ کا کوئی قطرہ ہو یا نہ ہو۔ ماں کے اندر یہ جذبہ کس ہستی نے پیدا کیا ہے وہ بچے کو نظر نہیں آتی۔ اس لئے وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔ ماں اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہوئی اسے نظر آتی ہے۔ اس لئے وہ اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ انسان کھانا کھاتا ہے جس شخص نے اسے گندم دی اور اس نے اس سے روٹی بنائی وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے یا جس کی نوکری کر کے اس نے پیسے کمائے اور ان سے اس نے گندم خریدی وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے جس ماں اور بیوی نے اسے روٹی پکا کر کھلائی وہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے لیکن جس نے گندم بنائی۔ جس نے نمک بنایا۔ جس نے پانی بنایا وہ اس کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ اس لئے کہ گندم مہیا کرنے والا یا ملازمت دینے والا اسے نظر آتا تھا۔ ماں اسے نظر آتی تھی۔ کہ وہ گرمی کے دنوں میں آگ کے آگے بیٹھی روٹی پکا رہی ہے۔ یا سردی میں جب وہ خود لحاف میں باہر نہیں نکلتا وہ صحن میں بیٹھی اس کے لئے ناشتہ تیار کر رہی ہے۔ چونکہ وہ اسے نظر آتی ہے۔ اس لئے اس کے اندر احساس شکریہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اسے اس احسان کا اصلی بانی نظر نہیں آتا اس لئے اسے یہ خیال نہیں آتا کہ دراصل یہ احسان کسی اور ذات نے کیا ہے۔

جب ایک عام فرد یہ دعا کرے گا۔ (کہ اے خدا! مجھے صالحین کا مقام رکھنے والوں میں شامل فرما) تو اسکے معنے یہ ہوں گے کہ اے خدا مجھے صالحیت کا مقام رکھنے والوں میں شامل فرما اور جب ایک صالح شخص یہ دعا مانگے گا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ شہداء کی معیت کا خواہشمند ہے۔ اور جب ایک شہید یہ دعا مانگے گا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ صدیقوں میں شامل ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔ اور جب ایک صدیق یہ دعا مانگے گا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ اپنے سے بالا درجہ کے صدیقوں یا نبیوں کی معیت کا خواہشمند ہے۔ اور جب ایک نبی یہ دعا مانگے گا تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ اپنے مقام سے بالا مقام رکھنے والے انبیاء کی معیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے۔ گویا ہر جگہ اسکے معنے بدلتے چلے جائیں گے جب صالح کا لفظ ایک عام فرد کے لئے استعمال ہو گا۔ تو اس کے اور معنے ہوں گے اور جب صالح کا لفظ صدیق اور شہید کے لئے استعمال ہو گا تو اس کے اور معنے ہوں گے اور جب ایک نبی کے لئے استعمال ہو گا تو اس کے اور معنے ہوں گے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے قرآن کریم میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو فرماتا ہے کہ تم مت کہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں تم صرف اتنا کہو (حجرات آیت ۱۵) ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ لیکن دوسری طرف حضرت ابراہیمؑ کے متعلق فرماتا ہے (بقرہ آیت ۱۳۲) جب اس کے رب نے اس سے کہا کہ ہماری فرمانبرداری اختیار کر تو اس نے جواب میں کہا میں تو پہلے ہی رب العالمین کی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں گویا ایک جگہ تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایمان کا ابتدائی سبق قرار دیا ہے۔ اور دوسری جگہ اسلام کو ایمان اور معرفت کا انتہائی قدم قرار دیا ہے اسی طرح سے ایک لحاظ سے تو سارے انسان ہی خدا تعالیٰ کے عبد ہیں مگر دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی عبداللہ کا لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ (سورہ جن آیت ۲۰) اور صوفیا کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ناموں میں سے سب سے بڑا نام آپؐ کا عبداللہ ہی ہے اب یوں تو سب انسانوں کو خواہ وہ مومن ہوں یا کافر عبداللہ کہا جائے گا۔ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔ لیکن جب یہ لفظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہو گا تو اس کے معنے عام معنوں سے مختلف ہوں گے اور اس سے مراد یہ ہو گی کہ آپؐ ہی صرف ایک ایسے وجود ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبودیت کو اپنے انتہائی کمال تک پہنچا دیا ہے۔ اسی طرح ایک صالحیت کا مقام تو وہ ہے جو صدیقیت اور شہادت سے بھی نیچے ہے۔ اور ایک صالحیت کا مقام وہ ہے جس کے لئے انبیاء بھی دعا کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ____ نون ۔ سین

سعودی عرب کی سیاست

ایک اخباری خبر مظہر ہے کہ سعودی عرب کے بعض بزرگ شہریوں نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ سیاسی اصلاحات کے عمل کو فوری طور پر جاری کیا جائے ۔ ۴۳ اہم شہریوں نے شاہ فہد کو ایک یاد داشت بھیجی ہے جس پر سابق وزرا ، حکومت کے اہل کار صحافی اور تجار نے دستخط کئے ہیں اور جس میں کہا گیا ہے . کہ کویت پر حملے نے جو امّتِ مسلمہ پر خطرات منڈلائے ہیں ان کے پیش نظر اس بات کی انتہائی ضرورت ہے کہ قوم کے تانے بانے کو مضبوط کیا جائے ۔ اس یاد داشت کی ایک نقل انسانی حقوق کے مشن (پاکستان) کو امریکہ سے بھیجی گئی ہے ، امریکہ میں انسانی حقوق کی حفاظت کے عالمی کمیشن جو خلیج سے متعلق ہے نے اس یاد داشت میں یہ باتیں شامل کی ہیں ۔

۱۔ ایک ایسا تنظیمی ڈھانچہ تیار کیا جائے جس کے ذریعے مذہبی فتاویٰ کو صحیح رنگ میں شائع کیا جاسکے ۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ چونکہ شریعت ، فقہ اور قرآنی احکام کی ہر شخص اپنے اپنے رنگ میں تشریح کرتا ہے اور کوشش یہ کرتا ہے کہ جو تشریح اس نے کی ہے اسی کو قابلِ قبول سمجھا جائے اور باقی تمام خیالات رد کر دیئے جائیں جس سے خاصا اختلاف اور مشکل پیدا ہوتی ہے ۔

۲۔ ایک مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لانا چاہیئے جس کے اراکین دیانت دار بھی ہوں اور مقننہ پر نگرانی کی اہلیت بھی رکھتے ہوں ۔ جو سیاست اور تعلیم کے امور سے بھی بخوبی واقف ہوں اور مقننہ پر ہر رنگ میں ان کو اختیار حاصل ہونا چاہیئے ۔

۳۔ میونسپل کونسلز کو بحال کیا جائے ۔ صوبے بنائے جائیں اور تجارتی چیمبرز ہر صوبے میں تشکیل دیئے جائیں ۔ عدالتی امور پر نظر ثانی کی جائے ۔ اور ججوں کی تقرری کو بھی کسی خاص طریق کے ساتھ منسلک کیا جائے تاکہ آزادانہ اور بغیر کسی لگی لپٹی رکھے فیصلے کئے جائیں ۔ تمام انسانوں کی برابری کے لئے اصول وضع کئے جائیں ۔ نسل ، خاندان ، فرقہ یا معاشی کیفیت کو ان میں کسی صورت میں دخل نہ دینے دیا جائے شخصی آزادی میں رخنہ پیدا کرنے کو روکنے کے لئے قانون بنائے جائیں ۔ ذرائع ابلاغ کو موجودہ زمانے کی ضرورت کے مطابق ڈھالا جائے تاکہ وہ زیادہ آزادی کے ساتھ مختلف معاملات پر بحث و تمحیص کر سکیں ۔ عورتوں کے لئے مواقع مہیا کئے جائیں کہ وہ معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکیں ۔ تعلیم کو نئے خطوط پر استوار کیا جائے ۔ تاکہ موجودہ زمانے کی ضروریات پر لوگ پورا اتر سکیں ۔ جن لوگوں نے اس یاد داشت پر دستخط کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں ، اور بادشاہ کی وفادار رعایا ۔ انہوں نے یہ یاد داشت محض اس لئے پیش کی ہے کہ اسلامی احکام کے مطابق مفید اور صحیح مشورہ دینا ہر شخص کا فرض ہے ۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ سعودی عرب کو موجودہ زمانے کی ضروریات سے ہم آہنگ کریں ۔

حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت کی رو اب تمام عرب ممالک میں پھیلے گی ۔ لوگ فرسودہ نظام سے بیزار ہو کر نئے نظام کی کوشش کریں گے اور اسی نئے نظام میں ان کی کوشش یہ ہوگی کہ تمام لوگوں کو برابری کا درجہ ملے اور سب لوگ کسی نہ کسی رنگ میں حکومت میں شریک ہو سکیں ۔ یہ نہیں کہ ایک فرد جو بادشاہ یا امیر یا شیخ ہو ۔ اسی کا حکم سارے ملک پر چلے ۔ یہ ہوا چل نکلی ہے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب آندھی بن کر تمام عرب ریاستوں پر چھا جائے گی ۔

کویت میں تعصّب کی رَو

کویت کی کل آبادی کا تقریباً ۱/۳ حصہ فلسطینیوں پر مشتمل ہے ۔ یہ لوگ گذشتہ ۴۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ سے وہاں رہ رہے ہیں اور زندگی کے ہر شعبے میں کویتیوں کے ساتھ بالکل بھائیوں کی طرح سلوک کرتے ہوئے ملکی معیشت میں مددگار ثابت ہوتے ہیں ۔ ہر چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کرتے ہیں اور ہر اچھی سے اچھی تجارت پر بھی انہیں خاصا کنٹرول حاصل ہے ۔ اب جب کہ عراق نے کویت پر حملہ کیا تو کویتیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ بہت سے فلسطینی عراق کے ساتھ مل گئے ہیں ۔ اور اس طرح کویت کی بربادی کا باعث بنے ہیں ۔ فلسطینی یوں لگتا ہے کہ قسمیں کھا کھا کر انہیں یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے ۔ اگر اِکّا دُکّا فلسطینی اپنی جان بچانے کے لئے عراقیوں کے ساتھ مل بھی گیا ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب کے سب فلسطینی جو کویت کی آبادی کا ۱/۳ ہیں ۔ وہ عراق کے ساتھ مل گئے تھے اور کویت کو تباہ کرنے کا باعث بنے ہیں ۔ اب فلسطینیوں کو گلی کوچوں میں چلتے پھرتے بھی مشکل پیش آرہی ہے ۔ جب وہ ٹیلی فون کرنے کے لئے ٹیلی فون کمیونیکیشن کے مرکز پر جاتے ہیں تو انہیں دھتکار کر وہاں سے واپس کر دیا جاتا ہے اور ان سے صاف صاف کہہ دیا جاتا ہے ۔ کہ تم یہاں سے چلے جاؤ ہمیں یہاں تمہاری موجودگی اچھی نہیں لگتی ۔ بعض اوقات کہتے ہیں ان پر تشدّد بھی کیا جاتا ہے ۔ فلسطینی بار بار یہ بتانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ انہوں نے بھی کویتیوں کے ساتھ ان تمام مظالم کا سامنا کیا ہے ۔ جو حملہ آور فوج نے ان پر کئے ہیں اور جب کویتی گھروں سے باہر بھی نہیں نکل سکتے تھے تو یہ فلسطینی ہی تھے جنہوں نے ان کی مدد کی اور گھروں پر انہیں خوراک تک پہنچائی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو یقیناً کویتیوں کی زندگی اس سے بھی مشکل تر ہو جاتی جتنی کہ حملے کی وجہ سے ہو گئی تھی ۔ اب فلسطینی یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے عراقیوں کا ساتھ دیا ہے تو اب وہ یہاں اس ملک میں موجود نہیں ہے ۔

جو لوگ کویت ہی میں پیدا ہوئے اور جنہوں نے کویت ہی میں ساری زندگی گذاری ، بلکہ اپنی ساری زندگی میں وہ ایک دفعہ بھی فلسطین واپس نہیں گئے وہ کہتے ہیں کہ اگر شاہ حسین نے کسی کا ساتھ نہیں دیا اور یاسر عرفات صدام کے گلے ملتے رہے ۔ تو یہ ہمارا قصور تو نہیں ہے ۔ ہم تو کویت میں بالکل کویتیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہی ہمارا وطن ہے ۔ یہیں ہم نے جینا مرنا ہے ۔ اور جو تکلیف کسی اور کو پہنچے گی اس میں ہم برابر کے شریک ہوں گے ۔ اس وقت ساری دنیا کے حالات دگرگوں ہیں تو کویت بھی مشکلات سے گذر رہا ہے ۔ بعض اوقات کویتیوں کو اس بات سے شبہ پڑتا ہے کہ وہ کار کا لائسنس پلیٹ عراق کا دیا ہوا دیکھ کر ان کے پیچھے پڑ جاتے تھے ۔ کہ تم لوگ تو عراقیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہو ۔ عراق نے حملہ کرنے کے بعد ہر کار والے سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ پرانی پلیٹ بدل کر عراقی پلیٹ لگائے ۔ بہت سے لوگوں نے ایسا نہ کیا ۔ لیکن بہت سے دیگر لوگوں نے ایسا کر دیا ۔ ایک شخص کا کہنا ہے کہ آپ بتائیں میں کیا کرتا ؟ میری بیوی حاملہ تھی ۔ میں اسے ہسپتال کس طرح لے کے جاتا ۔ ہم نے اسلئے پلیٹ بدلی کہ ہمیں ہسپتال جانے کا موقعہ مل جائے ۔ چنانچہ وہاں جانے کے بعد زمینی حملے سے صرف دس منٹ پہلے میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ۔ اسکے بعد جو حالات ہوئے ان کی تفصیل سے سب لوگ آگاہ ہیں ۔ وہ شخص کہتا ہے کہ اس وقت بجلی فیل ہو گئی اور سب اندھیرا چھا گیا ۔ چنانچہ میں نے اپنے بیٹے کا نام "نور" روشنی رکھ لیا ۔

اسی طرح کے واقعات کی ایک لمبی قطار لگی ہوئی ہے بہر حال یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے کہ اگر کسی ایک فلسطینی کو بھی عراقیوں سے ہمدردی کرتے دیکھا جائے تو یقیناً تمام فلسطینیوں کو شبہ کی نظر سے دیکھا جائے گا ۔ اور اس سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ کہ کچھ فلسطینیوں نے تو یقیناً عراقی کی فوجوں کا ساتھ دیا تھا ۔ اب ان چند ایک لوگوں کی وجہ سے سارے فلسطینیوں کو جو چالیس پچاس سال سے کویت میں رہ رہے ہیں ۔ مشکلات پیش آرہی ہیں ۔ اگرچہ ان سب کیساتھ ہوا جو دیگر کویتیوں کے ساتھ ہوا تھا ۔ ان تمام جھگڑوں اور تعصب کے باوجود کویتی دل کھول کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے ہیں ۔ چنانچہ ایک اظہار یہ بھی ہے کہ وہ وقت بے وقت فائر کرتے رہتے ہیں ۔ اسی لئے کراؤن پرنس اور وزیر اعظم نے رات دس بجے سے صبح ۴ بجے تک کا کرفیو لگا دیا ہوا ہے ۔ اور یہ تو ہمارے قارئین کو علم ہے ہی کہ اب کویت میں تین ماہ کے لئے مارشل لاء بھی لگ چکا ہے ۔ حکومت کی مخالف پارٹی اس مارشل لاء کی اسلئے بھی مخالفت کرتی ہے کہ انہیں یہ امکان نظر آتا ہے کہ شائد تین ماہ کے بعد بھی مارشل لاء ختم نہیں کیا جائے گا ۔ اس مدت میں توسیع کر دی جائے گی اور اس طرح جمہوریت کی بحالی میں ضرورت سے زیادہ وقت لگ جائے گا ۔ وہ اکثر اس خیال کا اظہار کرتے ہیں کہ حکمران فیملی جمہوریت میں بہت کم دلچسپی رکھتی ہے ۔ اگر اسے جمہوریت میں دلچسپی ہوتی تو وہ پارلیمنٹ جسے ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء میں برطرف کیا گیا تھا اسے بحال کیوں نہ کر دیا جاتا ۔ یا اب آزادی کے بحال ہونے پر فوری طور پر انتخابات کروا کر نئی پارلیمنٹ کیوں نہ منتخب کر لی جاتی ۔ بہر حال امیرِ کویت نے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ چند روز میں کویت واپس جا کر زیادہ جمہوریت کے لئے میدان تیار کریں گے ۔ ٭٭٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیمز بیکر دورۂ کویت

گذشتہ دنوں جب امریکہ سے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر مشرق وسطیٰ اور بعض دیگر ممالک کے دورے پر گئے تو ان کا کہنا ہے کہ کویت میں سڑکیں بالکل خاموش تھیں۔ اور آسمان پر سیاہ دھوئیں کے بادل پھیلے ہوئے تھے۔ اور ایسا لگتا تھا کہ کویت کا شہر زندگی سے محروم ہے۔ یعنی اس میں کسی قسم کی چہل پہل نظر نہیں آتی تھی۔ اگرچہ جس وقت کویت آزاد ہوا ہے اور اتحادیوں کی فوجیں اس میں داخل ہوئی ہیں تو بڑے جوش و خروش سے اس آزادی کا استقبال کیا گیا تھا۔ لیکن اب چند روز بعد جب جیمز بیکر شہر میں داخل ہوئے تو انہیں ایسا لگا کہ یہ شہر شہر خموشاں ہے زندگی کے آثار مفقود ہیں اور چہل پہل تو نام تک کو نہیں۔ نجی ملاقاتوں میں کویتیوں نے جیمز بیکر کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ کویت کو جو نقصان پہنچایا گیا ہے وہ فوجی ہو یا سیاسی اس کے لئے صدر صدام حسین کو تاوان ادا کرنا چاہیئے۔

کراؤن پرنس نے صحافیوں کو بتایا کہ جب تک صدر صدام اقتدار میں رہتے ہیں نہ صرف کویت بلکہ سارا علاقہ اپنے آپ کو محفوظ محسوس نہیں کرے گا۔ اس دوران یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے عراق کو تنبیہ کی ہے کہ وہ عراق کے مختلف علاقوں میں بغاوت کو دبانے کے لئے کیمیاوی ہتھیار استعمال نہ کرے۔ جب جیمز بیکر سعودی عرب سے ہوائی سفر کرتے ہوئے کویت پہنچے تو انہیں ایئر فورس کے جہاز میں سارے کویت کی فضائی سیر کرائی تاکہ وہ یہ اندازہ کر سکیں کہ کس حد تک تباہی پھیلائی گئی ہے۔ صحرائی علاقوں میں بمباری کے نشانات تھے اور اسی طرح ٹینکوں کے بھی۔ ٹینک تو خاصی تعداد میں جلے ہوئے ملے جب عراقی فوج کویت خالی کر رہی تھی۔ تو اس علاقے پر امریکہ نے اس واپس جاتی ہوئی فوج پر بمباری کی۔ وہ علاقہ بھی دکھایا گیا۔ وہاں بھی خاصی تباہی کے آثار تھے۔ تیل کے کنوئیں جلتے ہوئے دیکھ کر جیمز بیکر نے افسوس کا اظہار کیا کہ یہ تیل کی دولت دنیا کے کام آنی چاہیئے تھی۔ اسے نذر آتش کر دیا گیا ہے۔ جیمز بیکر نے یہ بھی دیکھا کہ اگرچہ کویت کے شہر کے اردگرد تو بہت زیادہ تباہی اور بربادی کے آثار تھے لیکن کویت کے شہر کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا تھا۔ اگرچہ اس شہر کی کئی سڑکوں پر ٹوٹی پھوٹی عمارتوں کا ملبہ موجود تھا۔ جہاں جیمز بیکر کو کراؤن پرنس سے ملاقات کا موقعہ ملا وہاں کچھ کویتی باہر جمع ہو گئے وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ جیمز بیکر اور کراؤن پرنس کس ماحول میں ملتے ہیں اور ان کے درمیان کیا گفتگو ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کویتیوں کو جیمز بیکر میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس سارے دورے کے لئے کویتی فوجیوں نے جیمز بیکر کا پہرہ دیا۔ جب عوام الناس سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ان کے امیر ان کی بہت محبوب اور مرغوب ہستی ہے۔ اگرچہ حزب مخالف اس بات کا مطالبہ کر رہا ہے کہ سارے حقوق ایک شخص کے ہاتھ میں رہنے کی بجائے جمہوریت کا عمل جاری ہونا چاہیئے۔ امیر کویت نے بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ واپس کویت جا کر جمہوری عمل کو جاری کریں گے۔

پابندیاں اٹھائی جائیں

گذشتہ دنوں اقوام متحدہ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مارتی آہتی ساری MARTI AHTI SAARI نے ایک اکیس رکنی وفد کے ساتھ عراق کا دورہ کیا تاکہ وہ یہ معلوم کر سکیں کہ انسانی ہمدردی کے ناطے عراق کے ساتھ کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اس موقعہ پر عراق کے وزیر خارجہ طارق عزیز نے اپیل کی کہ اقوام متحدہ اب وہ اقتصادی پابندیاں اٹھا لے جو عراق کے کویت پر قبضہ کرنے کے بعد لگائی گئی تھیں۔ انہوں نے آہتی ساری کو بتایا کہ اقوام متحدہ نے جو شرائط پیش کی تھیں ان سب پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس وفد کو طارق عزیز نے یہ بھی بتایا کہ جنگ کے دوران جو بربادی کی گئی ہے اس کے پیش نظر اقوام متحدہ کے لئے یہ بھی ضروری ہو گیا ہے کہ اب اس کی آبادی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بربادی کو آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ امید ہے کہ اب اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری اور سیکورٹی کونسل اور عالمی برادری ان باتوں کو مدنظر رکھے گی اور جلد از جلد پابندیاں اٹھا لینے کا فیصلہ کرے گی۔

ایک اسرائیلی ماہر کی رائے

آمازیا بارام (AMATZIA BARAM) حیفہ یونیورسٹی میں مشرق وسطیٰ کی تاریخ کے پروفیسر ہیں۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ عراق کے معاملات پر اسرائیل میں سب سے زیادہ ماہر ہیں۔ ان کی ایک کتاب "تاریخ اور نظریہ بعثسٹ عراق کی تشکیل" عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ نیوز ویک کے تھیوڈور سٹینگر (THEODORE STANGER) نے ان سے پوچھا کہ آپ کے خیال میں موجودہ حالات میں صدر صدام کا ذہن کیا سوچتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ وہ یک طرفہ طور پر امن و امان کے ساتھ کویت خالی کر دیں گے۔ کیونکہ انہیں اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ بزدل اور شکست خوردہ نہ سمجھے جائیں جب وہ کویت خالی کرنے پر آمادگی کا اظہار کریں گے تو ان کے پاس کویت کا ۴۰ فی صد تک رہ جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی فلسطین کا قیام بھی عمل میں آ جائے گا۔ کوئی بات اس وقت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ اب وہ یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ کویت کسی صورت بھی خالی نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے کہ ان کی کمر میں خنجر گھونپا جائے یعنی ان سے ان کا کوئی دوست غداری کرے۔ اگر وہ کویت سے جبراً نکال دیئے جائیں تو یہ ایک الگ بات ہے۔ اور وہ شائد اس کو ایک باعزت طریق سمجھیں گے جس سے جنگ کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ عراق کے لوگوں اور عراق کی فوج کی باتوں پر توجہ دیتے ہیں۔ تو جواباً مسٹر بارام نے کہا کہ وہ خاصی معقول تجاویز وصول کر رہے ہیں لیکن آخری فیصلہ ان کی اپنی سمجھ بوجھ پر منحصر ہوتا ہے۔ اور اس کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ ان کی اپنی ذات کے لئے کیا کچھ مفید ہے اگرچہ بعض فیصلے ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو صدام کے لئے تو مفید ہوں لیکن عراقی باشندوں کے لئے خطرناک۔

پھر پوچھا گیا کہ کیا آپ جانتے ہیں یا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حال ہی میں صدر صدام نے اپنے بعض اعلیٰ عہدوں پر فائز فوجی کمانڈروں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ عام حالات میں جب بھی کوئی ایسی بات سامنے آتی ہے تو عراق فوری طور پر پیش بندی کرتے ہوئے اسے نامعقول بات کہہ دیتے ہیں۔ ہم نے عراقی ایئر فورس کمانڈروں کو نہیں دیکھا۔ اس لئے اس بات کا امکان ہے کہ یہ محض پراپیگنڈا نہیں ہے۔

پھر پوچھا گیا کہ کیا آپ کے خیال میں ہوائی حملے ان کی کمر توڑنے کے لئے مفید ثابت ہوں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں سمجھتا کہ ان کی مزاحمت کو یہ حملے روک سکتے ہیں لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اس مزاحمت کو کمزور کر سکتے ہیں یا ان کی فوجوں کے حوصلے پست ہو سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایسا ہو گا۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا واقعی ہو سکتا ہے۔

پھر ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے خیال میں اس جنگ نے صدام کی مقبولیت کو عراق میں کم کر دیا ہے یا مقبولیت بڑھی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا عراق میں بہت سے لوگ اس بات سے ناخوش ہوں گے اور ان کے نظریے بدلیں گے۔ بہت سے کہیں گے کہ کویت ہمارا علاقہ ہے لیکن اس کے باوجود اس کے لئے جو دینا پڑ رہا ہے وہ ضرورت سے زیادہ ہے۔ خاص طور پر جنوبی عراق میں رہنے والے شیعہ لوگ بددل ہو جائیں گے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ صدر صدام کی پشت پر ایک بہت اچھا علاقہ (CONSTITUENCY) ہے ان کے فوجی اعلیٰ قسم کے افسر ہیں۔ ان کے فوج کے جرنیل ۲۰ فی صدی کی حد تک ایک چھوٹے سے شہر سے تعلق رکھتے ہیں جس کا نام تکریت (TIKRIT) ہے۔ ان کے بہت سے ہوائی جہازوں کے کپتان اسی شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے تمام باڈی گارڈ جن کی تعداد تین سے پانچ ہزار ہے اسی شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ لوگ اب بھی ان کی پشت پر ہیں۔ اور ان کی حمایت کرتے ہیں۔

پھر پوچھا گیا کہ ان کی اس حمایت کو کم کرنے کے لئے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں چاہوں گا کہ ان کے اعلیٰ افسروں کو اور ان لوگوں کو جو حفاظتی اقدامات پر مامور ہیں یا اس کے باڈی گارڈ ہیں۔ یہ بتاؤں کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ زیادہ وقعت نہیں رکھتا یعنی جتنی قربانی دی جا رہی ہے وہ نتیجے کے لحاظ سے بے معنی ہے۔ میں انتہائی احتیاط کے ساتھ شہریوں کو نقصان پہنچانے سے گریز کروں گا۔ جیسا کہ اتحادی کر رہے ہیں (حالانکہ یہ بات صریحاً غلط ہے) میں اس کے پاور سٹیشنز کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا کوئی شخص کنوئیں سے پانی پئے بغیر مر نہیں جاتا یا بجلی کے بغیر اسے موت نہیں آتی (یعنی میں ان باتوں کو اس لئے کروں گا۔ کہ اس سے شہریوں پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا) لوگوں کو گاؤں کی طرف دوڑنا پڑے گا۔ ان کی زندگیاں ناخوشگوار ہو جائیں گی۔ اور اس طرح انہیں اس بات کا احساس ہو گا کہ صدام ان کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔

پھر پوچھا گیا کہ عراقیوں کو کس طرح اس بات پر مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ جنیوا کنونشن کے مطابق عمل کریں تو انہوں نے کہا کہ اتحادیوں کو یہ بات پوری واضح کر دینی چاہیئے کہ اگر عراق نے جنگی قیدیوں سے برا سلوک کیا یا انہوں نے غیر رسمی ہتھیار استعمال کئے تو نہ صرف صدام حسین بلکہ ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوجی پر ایک جنگی مجرم کی حیثیت سے مقدمہ چلایا جائے گا - اور انہیں اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی - یہ کہہ کر ہم نے صرف احکام کی تعمیل کی ہے - یہ بات کافی نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو وہ اچھی طرح اور سنجیدگی کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کریں گے

پھر ان سے پوچھا گیا کہ کیا مغرب کا کوئی پیغام عراقیوں کے کانوں تک پہنچ رہا ہے تو جواباً مسٹر بارام نے کہا کہ یقیناً ایسا ہو رہا ہے - عراق میں ریڈیو کے ذریعے باتیں سنی جا سکتی ہیں - اور وہاں لوگ اکثر بیرونی نشریات سنتے ہیں - اگرچہ انہیں یہ معلوم ہے کہ یہ بات کسی حد تک خطرے کا باعث ہے - اتحادی پمفلٹ شائع کر کے بھی وہاں تقسیم کر سکتے ہیں - اس کے ذریعے بھی بات عوام الناس تک پہنچائی جا سکتی ہے - ان پمفلٹس میں یہ کہا جانا چاہیئے کہ ہم لوگ عراقی آبادی کے خلاف نہیں ہیں - جونہی جنگ ختم ہو گی ہم عراق کی تعمیر نو میں آپ کی مدد کریں گے - اور اسے مشرق وسطیٰ کا جاپان بنا دیں گے - لیکن یہ لازم ہے کہ آپ لوگ کویت خالی کر دیں یہ پیغام امید کا پیغام ہے اور چونکہ عراقی قوم نہایت ذہین ہے اور محنتی ہے یہ پیغام انہیں اپیل کرے گا -

پھر ان سے پوچھا گیا کہ اگر صدر صدام حسین کو معزول کیا جا سکے تو ان کی جگہ کون لے گا - جواباً مسٹر بارام نے کہا کہ وہاں عراق میں دو تنظیمیں ہیں جو صدر صدام کی جگہ لے سکتی ہیں - ایک فوج اور دوسرے عالمی حفاظتی تنظیمیں - جہاں تک ان حفاظتی تنظیموں کا تعلق ہے ہے اس میں زیادہ تر صدر صدام کے خاندان کے ہی افراد ہیں - اس لئے اس کا امکان ہے کہ کوئی رشتہ دار ان کی جگہ لے پھر وہ لوگ بھی موجود ہیں جو عراق سے باہر ہیں - لیکن حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں اگرچہ اس حزب اختلاف میں مختلف قسم کے لوگ جمع ہو چکے ہیں اس میں مذہبی قدامت پسند بھی ہیں، کرد بھی ہیں، کمیونسٹ بھی ہیں اور اسی طرح دیگر لوگ بھی - یہ گروپ نہایت غیر متوازن ہے لیکن اگر اقتدار کا خلا پیدا ہو تو یہ لوگ بہرحال موجود ہیں -

پھر ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے خیال میں شکست کی صورت میں صدر صدام حسین اپنے عہدے پر قائم رہ سکتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ بے شک - اگرچہ ہو گا یہ مشکل سے - وہ اپنے اعلیٰ افسروں کو نتائج سے بچانے کی کوشش کریں گے - جو لوگ حقیقی طور پر شکست کا نقصان اٹھائیں گے وہ غریب لوگ، شیعہ اور کرد ہوں گے - یہ باتیں نیوز ویک گیارہ فروری ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہیں -

---

ناصر احمد خالد

پیدل چلئے (۲) صحت مند رہیئے

آج کل کی پُر آسائش اور سہولتوں سے بھرپور زندگی میں پیدل چلنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے ایک "واک فار ہیلتھ" کا اہتمام کیا - یعنی پیدل چلئے اور صحت مند رہیئے - جس میں لاہور شہر کے سینکڑوں شہریوں نے جوش و خروش سے حصہ لیا - جن میں خواتین - بچے - مرد بوڑھے - طالب علم اور بے شمار معذور افراد بھی شامل تھے - واک صبح ۹ بجے سروسز ہسپتال کے سامنے سے شروع ہوئی اور شادمان چوک - ریس کورس روڈ - گورنر ہاؤس - اپر مال سے ہوتے ہوئے نہر کے ساتھ چل کر دوبارہ سروسز ہسپتال کے سامنے سے گذر کر باغ جناح میں اختتام پذیر ہوئی - صرف BRISK WALKING یعنی تیز چلنے کی اجازت تھی - اور جاگنگ کرنے والوں اور دوڑنے والوں کو فاؤل قرار دے دیا جاتا تھا -

پہلے ایک ضرب المثل مشہور تھی - کہ "روزانہ ایک سیب کھایئے - اور ڈاکٹر سے دور رہیئے" اب اس میں ترمیم کر کے یہ کہا جا سکتا ہے - "روزانہ پیدل چلئے صحت مند رہیئے اور ڈاکٹر سے دور رہیئے" اس واک میں میں نے اپنے بیٹے خالد انور کے ساتھ حصہ لیا - خالد انور نوجوانوں میں سیکنڈ پوزیشن پر آئے - اور میں اپنے گروپ (چالیس سال سے اوپر) میں انعام کا حقدار قرار دیا گیا -

آج کی نوجوان نسل یہ یقین نہ کرے گی - اگر میں انہیں یہ بتاؤں کہ اس صدی کا ایک عظیم انسان، چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جب عالمی عدالت انصاف ہیگ میں جج اور بعد میں پریذیڈنٹ بنے تو اپنے فلیٹ سے قصر امن (PEACE PALACE) تک پیدل جاتے تھے - اور ربوہ میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں میں نے جناب چوہدری صاحب کو اپنی کوٹھی واقع دارالصدر سے جلسہ گاہ تک پیدل آتے جاتے دیکھا ہے - جب تک کہ وہ پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت کمزور نہ ہو گئے - یورپ اور امریکہ میں ایک لمبا عرصہ رہنے کے باوجود اور ہزاروں ڈالر آمدن کے ہوتے ہوئے سادگی کا یہ عالم تھا - کہ ذاتی کار نہ رکھی - جب کہ آج ہمارے معاشرہ میں کار رکھنا STATUS SYMBOL بن چکا ہو - اور لوگ پیدل چلنا یا پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں -

ربوہ میں اگر آپ ریلوے سٹیشن پر کھڑے ہوں - تو کوئی بھی فاصلہ اس پندرہ منٹ کی واک سے زیادہ نہیں ہے - اس لئے میں ربوہ کے شہریوں سے گزارش کروں گا - کہ اتنے کم فاصلہ کے لئے کار یا موٹر سائیکل استعمال نہ کریں - اور پیدل چلنے کی عادت ڈالیں - (سوائے بوڑھوں کے) اس سے آپ کو کئی فوائد حاصل ہوں گے - آپ کی صحت بھی اچھی رہے گی - اور آپ کئی امراض مثلاً بلڈ پریشر - بھوک نہ لگنا - کم خوابی وغیرہ وغیرہ سے محفوظ رہیں گے - اور ہم پیدل چلنے والے آپ کی کاروں سے اڑنے والی گرد سے بچے رہیں گے -

---

یادرفتگان ___ فرخندہ باجوہ

مکرم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب

میرے پیارے ابا جان ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب ریٹائرڈ ریلوے میڈیکل آفیسر مورخہ ۱۹ ، جنوری کی شب اپنے مولیٰ کریم سے جا ملے - ان کی عمر تقریباً ۸۶ ، برس تھی وہ نہایت عبادت گذار اور نیک بندے تھے - یتیموں اور غریبوں کا علاج مفت کرتے ان کے ہاتھ میں بہت شفا تھی وہ مریض کا علاج کرنے سے پیشتر دعا ضرور کرتے - بچپن ہی سے نماز روزوں کے پابند تھے - رات کو پابندی سے نماز تہجد پڑھتے - روزانہ صبح ایک نظم دن میں دو تین دفعہ پڑھتے -

ع مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے -

یہ نظم انہوں نے فریم کی ہوئی تھی - آپ ہر ایک سے محبت سے پیش آتے آپ کی اکثر دعائیں قبول ہو جاتیں - انہوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ کوہاٹ اور نوشہرہ چھاؤنی گزارا - اور وہیں سے ریٹائر ہوئے - ریٹائر ہونے کے بعد اپنا پرائیویٹ کلینک کھولا انہیں چونکہ دل کی تکلیف رہتی تھی جسے ANGINA کہتے ہیں زیادہ دیر کام نہ کر سکے وہاں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنی بیٹی زاہدہ اختر اہلیہ مبارک احمد انصاری ربوہ کے پاس آ گئے ہر سال گرمیوں کے موسم میں میرے پاس کراچی تین یا چار ماہ کے لئے آتے - ان کے پاس دینی علم بہت تھا - مجھے کئی دفعہ کہتے کہ بیٹی گھر کا کام چھوڑ دو - آؤ میں تمہیں حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے واقعات پڑھ کر سناؤں کہ انسان کا ایمان کتنا تازہ ہو جاتا ہے - میرے ابا جان اپنے رشتہ داروں اور واقف کاروں کا بہت خیال رکھتے ربوہ میں ان کی وفات پر بہت سی خواتین اظہار افسوس کے لئے آتی رہیں جن میں ہماری ایک رشتہ دار نام شمیم زوجہ حمید اللہ ہاشمی بنک منیجر فیکٹری ایریا نے ایک خواب سنائی - .... ان کا تابوت چمک رہا تھا اور اس کی روشنی آسمان تک پھیلی ہوئی تھی خدا تعالیٰ نے انہیں کتنا بڑا رتبہ دیا ہے - آپ کی یادیں پیاری باتیں اور نصیحتیں ہمیشہ یاد آیا کریں گی -

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب بہنوں اور بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے ہر انسان کو ایک نہ ایک دن جانا ہے یہ دنیا فانی ہے -

وہ بلانے والا پیارا ہے -
اسی پر ہماری جان قربان ہے -

محمد اسلم صابر

مکرم چوہدری عبدالغنی ودیاہ صاحب

جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی سرگودھا کی ایک بزرگ شخصیت اور خاکسار کے خسر محترم چوہدری عبدالغنی صاحب ودیاہ آف چک ۳۷ جنوبی سرگودھا اپنے گاؤں میں مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۱ء بوقت ۴ بجے شام ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے - ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے - جنگ عظیم دوئم میں فوج میں خدمات سرانجام دیں - پاکستان بننے پر پاک آرمی میں شامل ہوئے اور پنشن پا کر ریٹائر ہو گئے - اپنی جماعت میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری تحریک جدید اپنے فرائض نہایت محنت - شوق اور دیانتداری سے سرانجام دیتے رہے - غیر از جماعت احباب بھی آپ کے حسن اخلاق کے معترف ہیں - صاف گوئی آپ کا نمایاں وصف تھا -

اپنے پسماندگان میں آپ نے تین فرزندان مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو قرآن کریم کو پڑھنے اور اس کی تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ جب آپ قرآن کریم پڑھیں تو انہیں سوچنے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کہا ہے۔ حضرت امام جماعت الاول اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، فرمایا کرتے تھے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا خط ہے جب ہمیں کوئی خط ملتا ہے تو ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے اور ہمیں کیا پیغام دیا گیا ہے۔ پس قرآن کریم کو بھی اس طرح پڑھیں کہ آپ اسے پوری طرح سمجھ سکیں۔

اچھا اب تقریر کا ایک حصہ:۔

تقریر

وفادار خاتون

یہ تو مردوں کی وفاداری کا حال ہے عورتیں بھی اس سے کم نہ تھیں۔ مدینہ میں بھی یہ خبر پہنچ گئی تھی کہ آپ شہید ہو گئے ہیں۔ اور سب عورتیں اور بچے شہر سے نکل کر میدانِ جنگ کی طرف گھبرا کر چل پڑے۔ اتنے میں ان کو اسلامی لشکر ملا جو خوشی سے آپ سمیت لوٹ رہا تھا۔ ایک عورت نے ایک سپاہی سے آگے بڑھ کر پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اسے چونکہ معلوم تھا کہ آپ خیریت سے ہیں اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور کہا کہ تیرا باپ مارا گیا۔ اس عورت نے کہا کہ میں تجھ سے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھتی ہوں۔ اس نے پھر بھی پرواہ نہ کی اور کہا کہ تیرے دونوں بھائی بھی مارے گئے ہیں۔ اس نے پھر چڑ کر کہا کہ میں تجھ سے بھائیوں کے متعلق نہیں پوچھتی۔ اس نے کہا وہ تو خیریت سے ہیں۔ اس پر اس عورت نے کہا اگر آپ زندہ ہیں تو سب دنیا زندہ ہے۔ مجھے پرواہ نہیں میرا باپ مارا گیا ہے یا میرے بھائی مارے گئے ہیں۔ یہ اخلاص اور یہ محبت اس کامل نمونے کے بغیر جو آپ نے دکھایا۔ اور اس گہری محبت کے بغیر جو بنی نوعِ انسان سے تھی کس طرح پیدا ہو سکتی تھی۔

○ عزیزہ بشریٰ نذیر بنت مکرم نذیر احمد صاحب خادم نے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۶ء کا بہت خوبصورت خلاصہ بھیجا ہے عزیزہ بشریٰ نذیر کو مبارک ہو۔ اس کی یہ کوشش ہمیں بہت پسند آئی ہے اس طرح خلاصے نکالنے سے مضمون اچھی طرح سمجھ آ جاتا ہے۔ اور چند الفاظ میں کسی سے بیان بھی کیا جا سکتا ہے۔ دیگر بچے بھی کوشش کریں تو انہیں بہت فائدہ ہو گا

○ عزیزہ شازیہ یونس ناصر آباد ربوہ نے بچوں سے حسن سلوک کرنے کی تلقین کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت اچھی اچھی مثالیں دی ہیں سب سے اچھی مثالیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں عزیزہ شازیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں خوبصورت پین بھیجا ہے اور اسی طرح چھوٹی بہن کو ایک گڑیا بھیجی ہے۔ شازیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ الفضل بڑی باقاعدگی سے پڑھتی ہے۔

○ عزیزہ فوزیہ عارف قاضی لاہور سے اپنا ایک خواب لکھتی ہیں جس کا تعلق ان کے نویں اور دسویں جماعت کے امتحان سے ہے۔ جب یہ خواب حضور انور کی خدمت میں لکھا گیا تو حضور نے فرمایا "پیاری بیٹی! خواب مبارک ہو"

امید ہے ہمارے تمام بچے اپنے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خط لکھ کر اپنے حالات سے آگاہ کرتے ہوں گے اور دعا کی درخواست بھی کرتے ہوں گے۔ اچھا خدا حافظ!

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۹۴۵ میں امۃ القدیر بنت محمد سلیم صاحب قوم ملک پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۲۳ دارالعلوم غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ امۃ القدیر بنت محمد سلیم ۶/۲۳ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ خالد احمد مربی سلسلہ ۱۲/۱۰ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲ ملک محمد سلیم ہرل والد موصیہ وصیت نمبر ۱۸۷۵۹

مسل نمبر ۲۷۹۴۶ میں طاہر احمد مبشر ولد محمد اسماعیل اسلم قوم مانگر پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲۱ دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت مربی سلسلہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد طاہر احمد مبشر مربی سلسلہ ۸/۲۱ دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد اسماعیل اسلم والد موصی وصیت نمبر ۷۴۴۶۔ گواہ شد نمبر ۲ بشارت احمد وصیت نمبر ۲۷۶۸۳

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

ودیاہ۔ چوہدری محمد اسلم صاحب ودیاہ (سعید اسلم اینڈ کمپنی ریلوے روڈ ربوہ) چوہدری محمد انور صاحب پاکستان ائیر فورس ریٹائرڈ دارالصدر جنوبی اور ایک بیٹی خاکسارہ کی بیگم سلیمہ طاہرہ صاحبہ (جو آج کل مغربی جرمنی میں ہونے کے باعث آخری دیدار سے محروم رہیں) کے علاوہ بہت سے پوتے پوتیاں اور پڑپوتے نواسے۔ پڑنواسیاں ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

سے قرب کے غیر متناہی مدارج ہیں اور انسان کسی مقام پر بھی کھڑے ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے تمام مدارج کو طے کر لیا ہے۔ پس وہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور زیادہ ترقی دے اور انہیں ان لوگوں کی معیت عنایت کرے جنہیں ان سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا قرب حاصل ہے۔ آخر معراج کی رات جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انبیاء سے ملاقات کی تو وہ تمام انبیاء ایک ہی آسمان پر تو نہیں تھے۔ بلکہ ان میں سے کوئی پہلے آسمان پر تھا۔ کوئی دوسرے آسمان پر تھا۔ کوئی تیسرے آسمان پر تھا۔ کوئی چوتھے آسمان پر تھا۔ کوئی پانچویں آسمان پر تھا۔ کوئی چھٹے آسمان پر تھا۔ اور کوئی ساتویں آسمان پر تھا۔ پس چونکہ انبیاء میں بھی مدارج کا بڑا بھاری فرق ہے۔ اس لئے جب ایک نبی یہ دعا کرے گا (مجھے صالحین کے ساتھ شامل کر) تو اسکے یہ معنے نہیں ہوں گے کہ وہ اس صالحیت کے مقام کے لئے دعا کر رہا ہے جو شہادت سے بھی نیچے ہے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ ان لوگوں کی معیت کے لئے دعا کر رہا ہے جو اس سے بالا مقام رکھنے والے ہیں۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے غیر محدود مراتب ہیں اور جب کسی شخص کو ایک مقام حاصل ہو جائے گا۔ تو اس سے اگلے مقام کے حصول کی خواہش اس کے دل میں پیدا ہو جائے گی۔ اور جب وہ بھی اسے حاصل ہو جائے گا۔ تو پھر اس سے اگلے مقام کی تڑپ اسکے دل میں پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے (مجھے صالحین کے ساتھ شامل کر) کی دعا بھی ہمیشہ جاری رہے گی۔ اور کبھی کوئی ایسا وقت نہیں آئے گا جب وہ اس دعا سے مستغنی ہو سکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبرز کی تبدیلی

درج ذیل ربوہ ایکسچینج کے ٹیلیفون نمبرز بوجہ S.T.D اور N.S.T.D تبدیل کئے گئے ہیں۔ صارفین کی سہولت کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	پرانے ٹیلیفون نمبرز	نئے ٹیلیفون نمبرز
۱	۹۱۲	۸۶۶
۲	۹۳۴	۸۰۴
۳	۹۲۶	۶۹۲
۴	۹۲۱	۸۲۱
۵	۹۴۳	۴۷۳
۶	۹۷۸	۷۸۹
۷	۴۷۳	۹۴۳
۸	۸۶۶	۹۱۲
۹	۸۲۱	۹۲۱
۱۰	۷۸۹	۹۷۸
۱۱	۸۰۴	۹۳۴
۱۲	۹۱۰	۶۸۰
۱۳	۹۰۵	۳۹۴
۱۴	۹۶۶	۴۶۶
۱۵	۹۷۰	۴۷۰
۱۶	۵۵۵	۹۷۰
۱۷	۳۹۴	۹۰۵
۱۸	۴۲۴	۹۱۴
۱۹	۹۱۴	۴۲۴
۲۰	۸۳۱	۹۱۳
۲۱	۹۱۳	۸۳۱
۲۲	۶۸۰	۹۱۰
۲۳	۴۶۶	۹۶۶
۲۴	۷۵۰	۹۵۶
۲۵	۵۹۷	۹۵۷
۲۶	۶۹۲	۹۲۴
۲۷	۴۲۹	۹۴۲

درج ذیل سپروائزر صاحبان کے ٹیلیفون نمبرز بھی تبدیل کر کے N.S.T.D الاٹ کئے گئے۔

انجینئرنگ سپروائزر انٹرنل۔ ربوہ
۵۱۵ سے ۹۱۵
انجینئرنگ سپروائزر ایکسٹرنل
۶۱۵ سے ۹۱۶
انجینئرنگ سپروائزر ٹرنک
۴۷۰ سے ۹۱۷

اسسٹنٹ مینیجر محکمہ ٹیلیفون۔ ربوہ

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس -/75
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE -/90 اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۷، ۶۰۶، ۷۷۱

اعلان نیلامی

دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے مندرجہ ذیل پرانے سامان کی ۲۸ مارچ بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے نیلامی ہوگی۔ ضرورتمند احباب مقررہ وقت پر سٹور دفتر تعمیرات میں تشریف لا کر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۔ سامان لوہا اور سریا وغیرہ
۲۔ لکڑی کا سامان بالے، بلیاں، کھڑکیاں اور ابندھن وغیرہ۔
۳۔ جستی پیٹیاں
۴۔ پنکھے، موٹر بجلی وغیرہ

(ناظم جائیداد)

بقیہ: صا سے آگے

ہوئی ہیں تو ہمیں ان سے محفوظ رکھ اور ہمیشہ سچ بولنے اور قولِ سدید کہنے کی توفیق عطا کر۔ ڈاکٹر ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ بڑا ظالم ہے وہ طبیب جو اپنے مریض کے لئے دعا نہیں کرتا۔ میں نے شروع میں بتایا تھا کہ ہماری زندگی کا ہر شعبہ اور ہم ہر وقت جو کام کرتے ہیں وہ بغیر دعا کے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ سوؤ تو دعا کرو۔ جاگو تو دعا کرو لقمہ منہ میں ڈالو تو دعا کرو۔ بچوں کے منہ میں لقمہ ڈالو تو اونچی آواز میں دعا کرو تا کہ ان کو بھی عادت پڑے اور ان کو بھی بچپن سے یہ بات سمجھ آجائے۔

پس دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر آپ کو اپنے اندر لپیٹ لے اور اس کے نتیجہ میں غیر اللہ کا ہر وار جو ہمارے لئے شر اور تکلیف کا باعث بن سکتا ہے اس سے خدا تعالیٰ کی رحمت ہمیں محفوظ کر لے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۷۸ء)

ربوہ میں آپ کے جیولرز فون: ۵۵۰
پاک گولڈ سمتھ گھر: ۷۴۹-۵۴۹
گولبازار۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت حالیہ مردم شماری کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مردم شماری کے ابتدائی نتائج میں شدید گھپلے سامنے آنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اب یہ مردم شماری آئندہ سال غالباً فوج کی نگرانی میں کرائی جائے گی۔

○ جھنگ میں انجمن سپاہ صحابہ کے اراکین نے اپنے ساتھی کو چھڑوانے کے لئے تھانے پر حملہ کر دیا۔ زبردست پتھراؤ سے ۱۲ کانسٹیبل زخمی ہو گئے

○ پنجاب حکومت کو اس سال ریکارڈ خسارہ ہوا ہے۔ بنک سے حاصل کیا جانے والا اوور ڈرافٹ ۴ ارب چالیس کروڑ روپے ہو چکا ہے۔ نیا بجٹ بنانے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

○ متحدہ جمعیت العلمائے اسلام کے امیر مولانا محمد اجمل خان نے کہا ہے کہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی شریعت بل نافذ کرنے پر متحد ہو گئی ہیں۔

○ دریا خان میں متحارب گروپوں کے درمیان تصادم سے الیف۔ ایس۔ سی کا ایک طالب علم ہلاک اور ایک طالب علم سمیت ۲۲ افراد زخمی ہو گئے۔ تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے ہیں۔ شہریوں کو ہر قسم کا اسلحہ جمع کرانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے اپنے کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پنجاب بھر میں ایم کیو ایم کی شاخیں قائم کرنے کے فیصلے کے پیش نظر ایم کیو ایم کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اعتراف کیا ہے کہ پنجاب میں امن و امان کی صورت حال مثالی نہیں ہے لیکن ہم مثالی بنا دیں گے۔

ڈیفنس سوسائٹی میں پہلی بار
ماسٹر واچ کمپنی اینڈ ویڈیو فنکشن
ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین
پتہ: ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲
۵۔ سنی پلازہ مین بولیوارڈ
ڈیفنس سوسائٹی روڈ۔ لاہور

غیر ملکی خبریں

○ مالی میں حکومت کے خلاف جاری ہنگاموں کے بعد فوجی افسروں نے ۲۳ سال سے برسر اقتدار صدر موسیٰ ٹروورے کو گرفتار کر کے نظر بند کر دیا ہے۔ صدر کو ہوائی اڈے سے اس وقت گرفتار کیا گیا جب کہ وہ ملک سے فرار کی کوشش کر رہے تھے۔ مالی کی مسلح افواج اور پولیس نے اقتدار پر قبضہ کر کے ایک قومی مصالحتی کونسل قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ ہماری خواہش ہے کہ صدام حکومت ختم ہو جائے انہوں نے کہا کہ اس مقصد کے لئے ہم عراقی صدر کے مخالفین اور کردوں کی ہر ممکن مدد کر رہے ہیں۔

○ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کے وزیر اعظم اور پاکستانی عوام کی قدر کرتا ہے۔

○ پاکستان کو کویت میں بارودی سرنگیں صاف کرنے کا ٹھیکہ مل گیا ہے۔ فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن کے دستے دس ہزار مربع کلو میٹر کے علاقے کو بارودی سرنگوں بم میزائیل اور گولہ بارود سے صاف کر دیں گے۔

○ سلامتی کونسل میں باقاعدہ جنگ بندی کی قرار داد پر سلامتی کونسل کے مستقل اراکین نے اتفاق رائے کر لیا ہے۔

○ ماسکو میں ہر قسم کے مظاہروں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ گورباچوف کے خلاف ہونے والے مظاہروں کو روکنے کے لئے روس کی خفیہ جاسوسی تنظیم کے جی بی ضروری اقدامات کرے گی۔

○ دمشق میں شاہ حسین اور حافظ الاسد نے کہا ہے کہ اسرائیل کو فلسطینی مسئلہ عرب اسرائیل تنازعے سے علیحدہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔